فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل
روزنامہ
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۷ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ، ۴ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ، ۴ فروری ۱۹۷۱ء	نمبر ۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲ر تبلیغ۔ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ر تبلیغ۔ جیساکہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اِن دنوں پھر ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ ۳ر تبلیغ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر رقم فرماتے ہیں:۔
”محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر احمد دین صاحب یوگنڈا سے حج کے لئے تشریف لے جا رہی ہیں احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سفر و حضر میں خیر و عافیت سے رکھے اور حج کی تمام برکات سے متمتع فرمائے۔“

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ کا عزمِ انگلستان

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نامزد امام مسجد فضل لندن اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے انگلستان جانے کے لئے ۳۱ر صلح (۳۱ر جنوری ۱۹۷۱ء) بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے روانہ ہوئے۔ آپ راستہ میں جنیوا اور زیورک ہوتے ہوئے لندن پہنچیں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو بیش از پیش خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ ہر ایک سچی توبہ کرنیوالے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے

اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اور اس کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں

”جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے پھر اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے اسکی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامتِ اعمال سے اس کیلئے مقرر ہوئی ہے وہ دُور کی جاتی ہے اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں پس توبہ کے فوائد میں سے ایک، یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دُور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کیلئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں اس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہوگا جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے۔ وہ ہر ایک سچی توبہ کرنیوالے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبّت کرتا ہے۔ پس یہ توبہ جو آج اس وقت کی گئی ہے یہ مبارک اور عید کا دن ہے اور یہ عید ایسی عید ہے جو کبھی میسّر نہیں آئی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ تھوڑے سے خیال سے ماتم کا دن بنا دو۔ عید کے دن اگر ماتم ہو تو کیسا غم ہوتا ہے کہ دوسرے خوش ہوں اور اس کے گھر ماتم ہو۔ موت تو سب کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن جس کے گھر عید کے دن موت ہو وہ کس قدر ناخوشگوار ہوگی۔“

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کی قبولیت کی شرائط

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ ہماری فتح دعا کے ذریعہ ہے یعنی دعا ہی ہمارا سب سے کاری ہتھیار ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دراصل نماز ہی دعا ہے پھر آپ نے دعا کے آداب اور دعا کے شرائط کو بھی وسعت کے ساتھ وضاحت فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دُعا اس وقت قبول ہوتی ہے۔ جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا۔ اسی قدر قبولیت دُعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وَ اَنّٰی لَھُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ۔ یعنی جو مجھ سے دور ہو اس کی دعا کیونکر سنوں یہ گویا عام قانون قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے مگر یہاں انسان کو قرب الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دور ہوتا جاتا ہے جس قدر وہ دُور ہوتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۱۹۸)

اس اقتباس سے واضح ہے کہ دعا کی قبولیت اس وقت ہوتی ہے جب دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچ جاتا ہے اسی لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ انسان فسق و فجور سے پاک ہو اور متقی ہو۔ جس طرح دنیوی بادشاہ سے کسی چیز کی درخواست کرنے کے لئے ضروری ہے کہ درخواست کرنے والا یہ یقین رکھتا ہو کہ بادشاہ اس کی درخواست منظور کرنے کا اہل ہے اور وہ چیز جس کے لئے وہ درخواست کرتا ہے بادشاہ اس کو دے سکتا ہے۔ درخواست کرنے کے لوازم ہیں وہ پورا کرے تو اس کی درخواست منظور ہوتی ہے اسی طرح بادشاہوں کے بادشاہ سے جب انسان دعا کرتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان شرائط کو پورا کرے۔ جو ضروری ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا قرب صرف ایسے انسان کو ہی حاصل ہو سکتا ہے جو فسق و فجور سے پاک ہو نیک اور پارسا ہو پھر اللہ تعالیٰ کے قرب کا وقت نماز سے بہتر کونسا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے نماز کو مومن کا معراج کہا جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نماز میں ایسا حال ہونا چاہیئے کہ نماز پڑھنے والا گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو یہ تصور ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے ایسی حالت میں وہ خشوع خضوع میسر آ سکتا ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیتا ہے۔

سمجھ لینا چاہیئے کہ دعا کوئی کھیل نہیں ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کو ہر وقت یاد خدا کرنی چاہیئے اور اٹھتے بیٹھتے لیٹے چلتے پھرتے اس سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان خواہ کتنا بھی دنیا کا کام کرنے میں مصروف ہو اس کو تقویٰ اللہ سے الگ نہیں ہونا چاہیئے اور ہر وقت خوف خدا کی حالت اس پر طاری رہنی چاہیئے تاکہ وہ کوئی ظلم کا کام نہ کرے۔ اور اس سے یہ بھی غرض ہے کہ انسان عرفان الٰہی میں ترقی کرے اور ایسی حالت ہو جائے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے خیال کے بغیر چین ہی نہ ہو۔ جب ایسی صورت ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ سے وہ قرب حاصل ہو جاتا ہے جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے نماز کی حالت دعا کے لئے بہترین ہے۔ نماز میں انسان دنیا کے مفادات اور خیالات سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح کھڑا ہوتا ہے جس طرح بادشاہ کے درباری اس کے دربار میں کھڑے ہوتے ہیں اور ہر طرح سے درباری آداب کو ملحوظ رکھتے ہیں اور کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے یہی وجہ ہے کہ دعا کے لئے جس خلوص دل اور انابت کی ضرورت ہے وہ نماز میں پوری طرح حاصل ہوتی ہے نماز فسق و فجور سے پاک کرتی ہے اور قرب الٰہی کے لئے ماحول پیدا کرتی ہے اس لئے نفل نماز انسان کے روحانی مدارج بلند کرنے کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے۔

سازِ ازل کے ساتھ ذرا تار جوڑ دے

ابلیس کے پلید مزامیر توڑ دے
سازِ ازل کے ساتھ ذرا تار جوڑ دے

کس طرح عقلمند ہوئے عقل کے غلام
مجنوں سے کہہ رہے ہیں بیابان چھوڑ دے

یہ عقل کا جو دام ہے تُو نے بُنا ہُوا
یہ ننگِ زندگی ہے اسے توڑ پھوڑ دے

اے عندلیب ٹھیک نہیں آہ و زاریاں
ایسا نہ ہو کوئی تری گردن مروڑ دے

تنویر تیرے دل میں ابھی ہے لہو کی بوند
انصاف تو یہی ہے اسے بھی نچوڑ دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

فریضۂ حج کی عظیم فلاسفی اور اس کی برکات

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

ذوالحجہ کا چاند

ماہ ذوالحجہ کا چاند نوید مسرت لے کر نکل چکا ہے عشاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان مبارک ایام میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ میں اکناف عالم سے تسبیح تہلیل کرتے ہوئے روحانی ولولہ اور والہانہ جذبہ سے جمع ہو رہے ہیں۔

ہجرت کے پانچویں سال فریضہ حج ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا جس کے پاس اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے مناسب اور واجبی اخراجات ہوں اس کی جسمانی صحت اچھی ہو اور اس کی زندگی اس سفر حج میں ہر قسم کے خطرہ سے محفوظ ہو۔ حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے اس کا مقصد صرف مقدس اور تاریخی مقامات کی زیارت ہی نہیں ہے بلکہ اس رکن میں حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل اور سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت اور ناقابل فراموش مقدس روایات وابستہ ہیں جو بلاشبہ ہر مسلمان کے دل میں عقیدت، محبت اور فدائیت کا جذبہ پیدا کرتی ہیں اور سب سے بڑھ کر فریضہ حج میں عملی طور پر اسلامی اخوت اور مساوات کا زریں سبق دے کر رنگ و نسل اور قومیت کے امتیاز کو کلیتہً ختم کرنا ہے۔

ابراہیمؑ ۔ اسماعیلؑ ۔ ہاجرہؑ

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو فریضہ حج کا مرکزی نقطہ دراصل ان عظیم الشان اور تاریخی ہستیوں اور مقامات مقدسہ کی زیارت ہے جن کے ذریعہ اس قسم کی روایات اور واقعات منصۂ شہود پر آئے جو دنیا میں توحید کے قیام کا سبب بنے اور ہستی باری تعالیٰ کے عقیدہ کی اشاعت کا باعث ہوئے۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسماعیل حضرت ہاجرہ اور سب سے بڑھ کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس یادگاروں نے دنیا میں اس قسم کے دائمی اور نہ مٹنے والے نقوش کی بنیاد رکھ دی ہے جو قلوب سے ہرگز ہرگز محو نہیں ہو سکتے اور یہ تاریخ کے ناقابل فراموش اوراق کی حیثیت کے حامل ہیں جن کی ورق گردانی طبیعت میں روحانی انبساط پیدا کرتی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام ابھی ایام طفولیت میں تھے کہ ان کی سوتیلی والدہ حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ سے ناراض ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک دن کہا کہ ہاجرہ اور اس کے بیٹے اسمٰعیل کو ہم سے الگ کر دیں۔ حضرت ابراہیم کو طبعی طور پر اس امر سے انتہائی حزن و ملال ہوا مگر اس نفسیاتی الجھن اور ناراضگی کے پیچھے خدا تعالیٰ کی خاص حکمت کام کر رہی تھی۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتی تھی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس غیر متوقع رنج و غم میں تسلی دیتے ہوئے یوں مخاطب کیا۔

"رنجیدہ مت ہو اور اس بات کو برا نہ جان بلکہ جیسے سارہ کہتی ہے ویسے ہی کر اسحق بھی تیری اولاد ہے مگر مجھے ہاجرہ کے فرزند سے ایک قوم بنانا ہے۔"

(پیدائش ۲۱: ۱۲-۱۳)

سفر ابراہیمؑ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اس ارشاد پر لبیک کہا۔ آپ نے خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حضرت ہاجرہ اور اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ہمراہ لیا اور رخت سفر باندھ لیا یہ مبارک اور تاریخی قافلہ سینکڑوں میل کا سفر طے کرتا ہوا صحراؤں اور وادیوں سے گزرتا ہوا اور موسمی مشکلات کو برداشت کرتا ہوا ایک بے آب و گیاہ جگہ میں ڈیرہ لگاتا ہے۔ اب حضرت ابراہیم کے سامنے صفا اور مروہ کی سیاہ اور تپتی ہوئی پہاڑیاں تھیں۔ جہاں تمازت آفتاب کی شدت اور سنگریزوں کے سوا کسی چیز کا نام و نشان نہ تھا اس ماحول میں حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالیٰ سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:۔

رَبَّنَا اِنِّیْۤ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْۤ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ

(ابراہیم ۳۸)

اے ہمارے رب! میں نے اپنی ذریت کا ایک حصہ تیرے قابل عزت گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا کر بسایا ہے جہاں کسی قسم کا سبزہ اور کھیتی نہیں ہے۔ اے میرے خدا یہ سب کچھ میں نے صرف اس نیت سے کیا ہے تا وہ صحیح رنگ میں تیری عبادت کریں اس لئے تو عوام کی توجہ کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو مختلف اقسام کے پھلوں سے رزق دیتا رہیو۔ تاکہ یہ تیرے احسانات کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔

آیت بالا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام توکل پر روشنی ڈالتی ہے۔ وہاں اس آیت میں عظیم الشان روحانی انقلاب کی پیشگوئی کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کا تعلق سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے ہے۔

طواف صفا و مروہ

حضرت ہاجرہ نے اپنے شوہر کی کامل اطاعت کی اور اس وادی مکہ میں انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت ہاجرہ کے پاس زاد راہ ختم ہو گیا اور چھوٹے بچے اسمٰعیل کو پیاس نے نڈھال کر دیا۔ ماں سے بیٹے کی پیاس کو دیکھا نہ جاتا تھا اس انتہائی فکر و اضطراب کی کیفیت میں حضرت ہاجرہ کبھی صفا اور کبھی مروہ پر دوڑتیں مگر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ مل سکا۔ آپ کا لخت جگر اسمٰعیل شدت پیاس سے چلا رہا تھا۔ اس کی چیخیں ماں سے برداشت نہ ہو رہی تھیں مگر آپ صفا اور مروہ پر بار بار بھاگتی ہوئیں پانی تلاش کر رہی ہیں مگر پانی کہاں سے آئے؟ نہ تو کوئی قافلہ وہاں سے گزرتا نظر آیا ہے اور نہ ہی وہاں کسی آبادی کا نشان ہے۔

بالآخر جب حضرت ہاجرہ آنسو بہاتی ہوئی خدا تعالیٰ کے حضور انتہائی سوز اور رقت سے دعا کرتی ہوئیں صفا اور مروہ کا ساتواں چکر (طواف) کاٹ چکیں تو فرشتے نے آواز دی۔ "اے ہاجرہ اللہ نے تیری اور تیرے بچے کی آواز سن لی"۔

حضرت ہاجرہ بھاگ کر اپنے بچے کے پاس پہنچی تو دیکھا کہ پانی کا ایک چشمہ پھوٹ رہا ہے۔ جو زمزم کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یعنی ایسا پانی جو نمکین اور شیریں کے درمیان ہو حضرت ہاجرہ یہ منظر دیکھ کر سجدہ شکر بجا لاتی ہیں بچہ کے خشک حلق اور ہونٹوں کو پانی سے تر کیا۔ اور آپ کی جان میں جان آئی۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے انتہائی نامساعد حالات میں اس سنگلاخ اور بے آب و گیاہ وادی سے ایک چشمہ جاری کر دیا۔ مایوسی مسرت اور انبساط سے تبدیل ہو گئی حضرت ہاجرہ کے سامنے اب نئی زمین اور نیا آسمان تھا بڑے بڑے قافلے یہاں سے گزرنے لگے اور شہر مکہ کی بنیاد پڑ گئی۔ اور اس چشمہ کا نام زمزم رکھا گیا۔ عربی زبان میں زمزم کے منجملہ اور معانی کے "مَاءٌ بَیْنَ الْمِلْحِ وَالْعَذْبِ" ہے یعنی ایسا پانی جس کے ذائقہ میں شیرینی اور نمکینی ہو۔

تعمیر خانہ کعبہ

حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو اس بے آب و گیاہ وادی میں کس لئے آباد کیا تھا؟

دراصل اس ہجرت میں ایک عظیم الشان انقلاب کی بنیاد رکھی جانی تھی جس کا تعلق قیام توحید۔ بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کبھی کبھار حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو دیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے چوتھی بار جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ارشاد خداوندی سے خانہ کعبہ کی پرانی بنیادوں پر ہی تعمیر شروع کر دی۔ اس مقدس گھر کی تعمیر میں باپ اور بیٹے نے حصہ لیا۔ اپنے ہاتھوں سے پتھروں کو رکھا اور دیواروں کو بلند کیا حضرت ابراہیم نے کعبہ کے ایک کونے میں ایک پتھر رکھا جسے حجر اسود کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے تا طواف کرنے والے اس پتھر سے اپنے طواف کا آغاز کر سکیں۔ قرآن کریم اس خانہ کعبہ کی تعمیر ذکر یوں کرتا ہے۔

"اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ
بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی پہلا گھر جو لوگوں کے لئے فائدہ کی غرض سے خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ کی وادی میں ہے جو بہت ہی بابرکت ہے اور ساری دنیا کے لئے باعث ہدایت ہے۔ باپ اور بیٹا جب دونوں اس خانہ کعبہ کی تعمیر میں مصروف کار تھے اس وقت وہ اس وادی میں جس رقت۔ سوز اور تڑپ سے دعائیں کر رہے تھے۔ اس کا ذکر بڑے ہی دلنشیں اور شیریں الفاظ میں قرآن کریم یوں ذکر کرتا ہے:۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ
وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا
مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ
ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً
لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۔ رَبَّنَا
وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا
مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ
اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ
وَیُزَکِّیْھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ
الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔

(البقرہ ۱۲۸-۱۳۰)

یاد کرو اس وقت کو جب ابراہیم اور اسمٰعیل اس گھر کی بنیادوں کو اٹھا رہے تھے اور وہ دعا کر رہے تھے اے ہمارے رب تو ہم دونوں کو اپنے فرمانبردار بندے بنا اور ہماری ذریت میں سے بھی فرمانبردار جماعت بنا۔ ہم کو عبادت اور حج کے نتائج دکھلا اور ہماری طرف رجوع برحمت ہو یقیناً تو رجوع برحمت ہونے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اے ہمارے رب تو مبعوث کیجئو ان میں اپنا ایک رسول ان میں سے جو تیرے نشانات ان کو سنائے اور ان کو کتاب و حکمت سکھلائے اور ان کا تزکیہ کرے یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ وہ عظیم الشان تاریخی دعا ہے جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے آپ کی دعا پر آمین آمین کہتے جا رہے تھے چنانچہ پیش آمدہ واقعات نے حقائق کے آئینہ میں تصدیق کی اور اس دعا کے ثمرات و خوشکن نتائج کو ہر فرزند اسلام نے دیکھا۔ اسی دعا کے پیش نظر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"اَنَا دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ"

کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا کا ثمرہ ہوں۔

عظیم پیشگوئی

باپ اور بیٹے نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل کی بعد ازاں آپ کو ارشاد ربانی ہوتا ہے۔

وَطَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ
وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ
السُّجُوْدِ ۔ وَاَذِّنْ فِی
النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ
رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ
یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ
عَمِیْقٍ ۔

(الحج ۲۷-۲۸)

اللہ اکبر! بے آب وگیاہ وادی میں ابراہیمی دعا کو شرف قبولیت کا مقام دے دیا جاتا ہے نہ صرف دائمی قبولیت بلکہ اس دعا کے نتیجہ میں عظیم بالشان پیشگوئی کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے چنانچہ ہر سال یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ فرزندان اسلام کے قافلے مشرق و مغرب سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پہنچتے ہیں۔ دنیا کے تمام مواصلاتی اور رسل و رسائل کے وسائل حرکت میں آجاتے ہیں اور بڑے سے بڑے بحری اور ہوائی جہاز جدہ پہنچتے ہیں۔

حج عشق اور وصال کی اس مبارک گھڑی کا نام ہے۔ جبکہ عاشق تمام منازل عشق طے کر چکتا ہے۔ مگر اس کے دل میں ایک حسرت رہ جاتی ہے کہ اب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں وہ مقام جہاں سے اسلام کا غلغلہ بلند ہوا جہاں خدا تعالیٰ کی وحی سے آپ کو مشرف کیا گیا جس جگہ قرآن کریم کا نزول ہوا جس مقام کے چپہ چپہ پر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی ہدایت اور تزکیہ نفوس کی خاطر خطرات اور مشکلات کو برداشت کیا۔

فلاسفی حج

حج انسان کے اخلاقی اور جملہ حرکات میں خاص تاثیر اور احساس پیدا کرتا ہے حج کرتے وقت انسان اپنے اندر نمایاں تبدیلی کر لیتا ہے اس کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ کی سیرت مبارکہ اور آپ کے اسوہ حسنہ کا نقشہ آجاتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کا قدم نیکیوں کی طرف اٹھتا ہے اور اس کے کردار اور گفتار میں سنجیدگی اور روحانیت کا امتزاج پیدا ہو جاتا ہے۔

حج ایک ایسی عاشقانہ عبادت ہے جو تزکیہ نفس کے لئے بہترین وسیلہ ہے کیسا ہی مبارک اور ایمان افروز منظر ہوتا ہے چاہے وہ امیر ہو یا فقیر ایک قسم کا لباس پہنتا ہے اور انتہائی فروتنی سے اللہ تعالیٰ کو یوں مخاطب کرتا ہے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ
لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ
لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ

حاضر ہوں آپ کے احکام کی اطاعت کے لئے میرے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں یقیناً تو ہی ہر تعریف اور نعمت کا مستحق ہے۔ ساری بادشاہت تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

الفاظ بالا میں اسلام کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس سے بہترین الفاظ کا انتخاب ممکن نہیں اس قسم کی مخلصانہ روح اور جذبہ سے جو حج کیا جاتا ہے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"مَنْ حَجَّ لِلّٰہِ فَلَمْ یَرْفُثْ
وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ
کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ"

یعنی جس نے صرف رضاء ربانی کے حصول کے لئے حج کیا اور ہر قسم کے بد خیالات اور فسق و فجور سے پرہیز کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے آج ہی اس کو اس کی والدہ نے جنا ہے۔

یعنی ایسا شخص معصوم ہو جاتا ہے گویا حج انسان کو اخلاق حسنہ کا حامل بنا دیتا ہے۔

رنگ ونسل کا اتحاد

فریضہ حج جہاں عبادت ہے۔ وہاں فریضہ حج سے مسلمانوں کی عالمی اخوت کا احیاء ہر سال ہوتا ہے۔ مذہب اسلام قومیت اور رنگ ونسل کے امتیاز کو جائز قرار نہیں دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے جو خطبہ حج کے ایام میں دیا اس میں آپؐ نے فرمایا۔

لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی
اَعْجَمِیٍّ ۔

کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہاں تقویٰ کی بنا پر ضرور ہے۔ آج مسلمانوں کا سب سے بڑا داخلی فتنہ باہمی انتشار ہے۔ رنگ ونسل زبان اور قومیت کی بناء پر افتراق و انشقاق کی خلیج کو وسیع کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں اور اس کے المناک نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ہماری طاقت اور ذہنی صلاحیتیں صرف اس حماقت کی اشاعت مفقود ہو رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشادات مبارکہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور انتشار کی یہ وجہ ہماری ذلت اور رسوائی کا باعث بن رہی ہے۔

تاریخ اسلام کے اوراق اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ جب بھی انہوں نے متحدہ محاذ قائم کیا دنیا کی تمام طاقتیں اور حکومتیں ان کے سامنے سرنگوں ہو گئیں۔ فریضہ حج مسلمانوں کی داخلی قوت اور باہمی اخوت عالمیہ کا مظہر ہے جبکہ مسلمان دنیا کے ہر خطے اور کونے سے ایک ہی مرکز اور مقام پر حاضر ہوتے ہیں ایک ہی لباس کے ساتھ وہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرتے ہیں وہاں ہر شخص اپنے آپ کو ایک ہی رنگ میں رنگین کر لیتا ہے۔ چاہے وہ کسی رنگ ونسل و قومیت کا ہو۔

افسوس! اور صد افسوس آج دنیائے اسلام کے تعمیری دماغ بھی صرف اس لئے مفلوج ہو کر رہ گئے کہ عالمی اخوت اسلامیہ باہمی انتشار سے دوچار ہے۔ اگر فریضہ حج کی بنیادی غرض و غایت کو عملی رنگ دیا جاتا تو آج عالم اسلامی کی اور ہی حالت ہوتی غیر مسلم محققین بھی فریضہ حج کی افادی اہمیت کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور لبنانی مسیحی مورخ ڈاکٹر ہٹی (HITTI) اپنی تصنیف "تاریخ العرب" میں تحریر کرتا ہے۔

"وَلَا یَزَالُ الْحَجُّ عَلٰی
کَرِّ الْعُصُوْرِ نِظَامًا لَا یُبَارٰی
فِیْ تَشْدِیْدِ عُرَی التَّفَا
ھُمِ الْاِسْلَامِیِّ وَالتَّاْلِیْفِ
بَیْنَ مُخْتَلِفِ طَبَقَاتِ
الْمُسْلِمِیْنَ"

یعنی بلاشبہ فریضہ حج باوجود صدیوں کے گزرنے کے مسلمانوں کے مختلف طبقات میں باہمی تعلقات کے استوار کرنے میں بطور بنیاد کے کام کر رہا ہے۔

قرآن کریم نے حج کے فوائد کے ضمن میں ذکر کیا ہے

"لِیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ
لَھُمْ"

تاکہ حجاج فریضہ حج کے فوائد دیکھ سکیں۔ لفظ منافع میں اللہ تعالیٰ نے ان اجتماعی۔ دینی اور دنیاوی فوائد کو بیان کیا ہے جو فریضہ حج کے ذریعہ سے مقصود ہیں۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ پیٹ کے درد کے دوروں کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو

ہر شخص جب کوئی کام کرتا ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی مدعا اور مقصد ہوتا ہے۔ الٰہی جماعتوں کے افراد کا مقصد فاستبقوا الخیرات میں بیان کیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کے تینوں حصوں میں سے جوانی ایک ایک اہم زمانہ ہے۔ اس زمانہ کو انسان صحیح و غلط دونوں طریقوں سے استعمال کر سکتا ہے اس کا صحیح استعمال انسان کو خدا رسیدہ بنا دیتا ہے اور غلط استعمال راندۂ درگاہ بنا دیتا ہے۔

اس عمر میں ایک نمایاں تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی زندگی محبت الٰہی کے حصول اور خدمتِ بنی نوع میں صرف ہو۔ اور دینی امور کی سر انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و مشغول رہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک موقع پر خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"نوجوانوں کو یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ خدا تعالےٰ نے انہیں بہت زریں موقع عطا فرمایا ہے جو صدیوں بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہزاروں سال میں بھی میسر نہیں آیا۔ دنیا نے چھ ہزار سال تک انتظار کیا پھر محمد رسول اللہؐ پیدا ہوئے۔ پھر تیرہ صدیاں مسلمانوں نے بھی انتظار کیا۔ پھر محمد رسول اللہ کے نائب بروز اور خلیفہ حضرت مسیح موعودؑ پیدا ہوئے۔ اس زمانہ کو شیطان کی آخری جنگ کہا گیا ہے۔ یعنی اس سے زیادہ نازک وقت دین پر کبھی نہیں آیا۔ اور آئندہ کبھی نہیں آئے گا۔ سو اس موقعہ پر جس کو کام کرنے کی توفیق ملے وہ نہایت ہی بابرکت انسان ہے۔ پس اپنی اہمیت کو سمجھو اور وقت کی نزاکت کو محسوس کرو۔ اور خدا تعالےٰ کی اس نعمت کی قدر کرو جو اس نے تمہارے ہاتھوں کی پہنچ میں رکھی ہے صرف تمہیں اپنا ہاتھ لمبا کرنے کی ضرورت ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵۰/۱/۱۳ مطبوعہ الفضل ۵۰/۱/۲۲)

اے احمدیت کے سپاہیو! آگے آؤ اور محمد رسول اللہ کے دین کی اشاعت کے لئے اکنافِ عالم میں پھیل جاؤ خدا کے بہادر مسیح اور اس کے خلفاء نے آپ کو روحانی اسلحہ سے مسلح کر دیا ہے آپ کے پاس جو زبردست دلائل ہیں اور پاکؑ نے جو آسمانی تلوار آپ کے سپرد کی ہے اس کا کوئی اور مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آؤ اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہو اپنی کمر ہمت باندھ لو اور بڑی سرعت کے ساتھ اللہ اور محمد رسول اللہ اور آپ کے پیارے مسیح کی خاطر دنیا کے دل فتح کرنے چلے جاؤ۔ خدائی وعدوں کے مطابق اسلام کی فتح کا سورج طلوع ہو کر بڑی تیزی سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگا لے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دیگا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقہ اسلام کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اُس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا۔ جب تک اسلام پھر اپنی شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے۔ اور محمد رسول اللہ کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے

اے میرے عزیزو! میں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالےٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار۔ ہاں خدا تعالےٰ کے فضل کا میں امیدوار ہوں اور میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریمؐ کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گذشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہو گا اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی۔ ان میں سے ایک ایڑی میری بھی ہو گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی۔ اور نہیں ٹلے گی اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہو گا جس کے سامنے عیسائیت خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اڑتا ہوا دکھائی دے گا۔"

الموعود ص ۲۱۱-۲۱۲

احمدیت کی ترقی خدائی وعدہ ہے مگر غور طلب بات یہ ہے کہ اس ترقی میں ہمارا کہاں تک دخل ہے۔ غلبۂ اسلام کے جہاد میں بھر پور حصہ لینا ہر خادم احمدیت کا فرض ہے۔ وقت اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ غلبۂ اسلام کے لئے ہر وقت خدا تعالےٰ کے حضور جھکے رہیں۔ اتنی دعائیں کریں کہ عرش معلی کو ہلا دیں۔ اور رحمتِ خداوندی جوش میں آکر آسمان سے ہماری نصرت کے لئے اتر آئے۔ اور ہمارے اور ہمارے مصفا دل خدا کا عرش بن جائیں جیسا کہ ارشاد نبوی ہے کہ "مومن کا دل خدا کا عرش ہوتا ہے"۔

ہمارا فرض ہے کہ محبت اور پیار کے ساتھ لوگوں کے دل موہ لیں۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق اور زندہ عشق پیدا کریں۔ تاکہ ہمارا پیارا آقا ہمیں اپنے مقرب بندوں میں شمار کرے ..... اور خدا کرے کہ آپ اسلام کے جھنڈے کو ہمیشہ بلند رکھیں اور مسیح پاک علیہ السلام کے مشن کی کامیابی کے لئے اپنی ساری خداداد طاقتوں کو ہمیشہ بروئے کار لاتے رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین اللھم آمین

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ان دنوں علیل ہیں۔ خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ حضور کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

معتمد مجلس
(خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم ناظر صاحب اعلےٰ صدر انجمن ربوہ نے محلہ دار الصدر غربی (ب) کا نام دار الصدر شمالی منظور فرمایا ہے آئندہ خط و کتابت میں دار الصدر شمالی لکھا جایا کرے۔

خاکسار:۔
چوہدری اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر شمالی
سابق غربی (ب)

ہر ماہ کی بیس ۲۰ تاریخ تک لازمی چندہ جات مرکز میں بھجوا دئے جایا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات الاحمدیہ (ہر سہ معیار) کا امتحان اور اس کا نصاب

ناصرات الاحمدیہ کا ہر سہ معیار کا امتحان مورخہ ۲۷ فروری بروز اتوار منعقد ہوگا۔ عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچیوں کو امتحان کے لئے تیار کریں۔ نیز جلد از جلد مرکز کو اطلاع دیں کہ انہیں کتنے پرچے درکار ہیں۔ نصاب ناصرات درج ذیل ہے۔

معیار سوم۔ عمر ۸، ۹، ۱۰ سال۔

قرآن کریم ناظرہ۔ نماز سادہ۔ ارکان اسلام۔ نمازوں کے اوقات اور تعداد۔ سورہ اخلاص۔ سورہ کوثر۔ سورۃ الناس۔ ربنا آتنا والی دعا۔ تسبیح سبحان اللہ وبحمدہ حفظ کرنا نماز جمعہ کے آداب۔ مسجد کے آداب۔ نماز عید کی تکبیروں کی گنتی۔ کلمہ طیبہ۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام۔ خلفائے راشدین کے نام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے نام قادیان کے مقام منارۃ المسیح اور دار المسیح کسے کہتے ہیں۔

نظم۔ قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا۔ کتاب "یاد رکھنے کی باتیں" کے ابتدائی دس صفحات

معیار دوم۔ عمر ۱۱، ۱۲، ۱۳ سال۔ راہ ایماں کا پہلا حصہ۔ مختصر تاریخ احمدیت کا پہلا باب۔ (عہد حضرت مسیح موعود) کتاب "یاد رکھنے کی باتیں" ۱۹ صفحات۔

معیار اوّل عمر ۱۴، ۱۵ سال۔ راہ ایمان کا دوسرا حصہ۔ مختصر تاریخ احمدیت (مکمل) قرآن کریم کے پہلے پارے کا ترجمہ، عام دینی معلومات۔ کتاب یاد رکھنے کی باتیں۔ علاوہ ازیں تینوں درجوں کو اپنا عہد نامہ یاد ہونا چاہیئے۔ معیار اوّل کے نصاب میں ابتدائی طبی امداد بھی شامل ہے۔ اس سے متعلق بھی سوال پرچے میں آسکتا ہے۔ دستکاری۔ خانہ داری بھی ناصرات کے نصاب میں شامل ہے کوئی چھوٹا سا سوال ہی اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں۔ کہ جس لڑکی نے معیار سوم کا امتحان پاس نہ کیا ہو وہ معیار دوم کا امتحان پاس نہیں کر سکتی۔ یہ دونوں امتحان پاس کرنے کے بعد معیار اوّل کے امتحان میں شریک ہو سکتی ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

عید الاضحیہ کی تقریب پر قربانی کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

اس مرتبہ عید الاضحیہ ۷ فروری ۷۱ء کو انشاءاللہ ہوگی۔ اس موقعہ پر جو اصحاب نظارت خدمت درویشاں کے زیر اہتمام قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ بحساب فی جانور (چھترا) کم از کم ساٹھ روپے بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جاسکے۔ چونکہ عید الاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اچھا جانور بھی میسر نہیں آتا۔ اس لئے احباب رقم بھجوانے میں عجلت سے کام لیں ایسی رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام بھجوائی جائیں۔ تاکہ بروقت مل سکیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

عید فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں

مخلصین جماعت کو یاد رہے کہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ سے قائم ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقعہ پر دین اسلام کی ضرورتوں کے لئے بھی کچھ خرچ کیا جاوے۔ عید فنڈ کی شرح پہلے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی لیکن اب بفضل خدا احباب کی آمدنیوں میں خاصہ اضافہ ہو چکا ہے۔ اس لئے حتی الوسع اس سے بڑھ کر ادائیگی ہونی چاہیئے احباب نیکی کے اس میدان میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے تمام وصول شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائیں۔ البتہ قربانی کی کھالوں کی آمد مقامی فنڈ میں جمع کی جاسکتی ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد)

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔

(مینیجر الفضل)

دور ثانی کے واقفین عارضی کے لئے تحریک دعا

۵

۱۷۷۵ مکرم عبداللہ خان صاحب چپلے کے ضلع سیالکوٹ
۱۷۷۶ ״ خدا بخش صاحب بڈھا گورایہ ״ ״
۱۷۷۷ ״ ناصر احمد صاحب شمس ربوہ
۱۷۷۸ ״ چوہدری ناصر احمد صاحب موہلن کے ضلع گوجرانوالہ
۱۷۷۹ ״ محمد ارشاد صاحب ״ ״ ״
۱۷۸۰ ״ محمد حیات صاحب مدرسہ چٹھہ ״ ״
۱۷۸۱ ״ میاں پیر محمد صاحب ״ ״ ״
۱۷۸۲ ״ چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج لاہور
۱۷۸۳ ״ میاں خوشی محمد صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ
۱۷۸۴ ״ مستری اللہ دتہ صاحب کرتر ضلع شیخوپورہ
۱۷۸۵ ״ سید نجم الحق صاحب ایڈووکیٹ سکھر
۱۷۸۶ ״ عبدالباسط صاحب نیو یونیورسٹی کیمپس لاہور
۱۷۸۷ ״ ملک محمد ستے صاحب کالیہ ضلع شیخوپورہ
۱۷۸۸ ״ میر محمد اکبر صاحب کرتر ״
۱۷۸۹ ״ قاضی محمد عظیم صاحب چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا
۱۷۹۰ ״ اللہ یار صاحب ״ ״
۱۷۹۱ ״ صلاح الدین صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ
۱۷۹۲ ״ شوکت علی صاحب دار العلوم غربی ״
۱۷۹۳ ״ سردار محمد صاحب چک ۶۹ ر ب ضلع لائل پور
۱۷۹۴ ״ مولوی خدا بخش صاحب ״ ״
۱۷۹۵ ״ حسن محمد صاحب گوٹھ رحمت آباد ضلع تھرپارکر
۱۷۹۶ ״ علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ
۱۷۹۷ ״ ابن اسلام صاحب کوٹلی آزاد کشمیر
۱۷۹۸ ״ محمد کریم الدین صاحب ״ ״
۱۷۹۹ ״ احسان الحق صاحب ״ ״
۱۸۰۰ ״ دین محمد صاحب ״ ״

چندہ ماہ بماہ مرکز کو ارسال کریں

قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ کوشش کریں کہ چندہ مجلس اور سالانہ اجتماع ماہ بماہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز کو ارسال کرتے رہیں تاکہ سال کے آخر پر آپ کے ذمہ بقایا نہ رہے اور خدام کو بھی یکمشت چندہ ادا نہ کرنا پڑے شعبہ مال کے کام کو باقاعدہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ امید ہے کہ قائدین اس سلسلہ میں تعاون فرمائیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

چندہ انصار اللہ کی شرح اتنی قلیل ہے کہ اگر مجالس باقاعدگی کے ساتھ اس طرف توجہ فرماتی رہیں تو یقیناً مجلس کے کاموں میں حرج واقع ہوتا ہے لہذا زعماء کرام انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ چندہ ماہ بماہ وصول فرمائیں اور وصول شدہ رقم بلا تاخیر مرکز کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصہ لیجئے! (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کشمیری عوام کی حمایت جاری رکھے گا

اسلام آباد ۲ر فروری۔ پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ ایسے کشمیریوں سے پوری ہمدردی ہے اور وہ ان کے موقف کی حمایت جاری رکھے گا۔

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل شام یہاں کہا کہ کشمیری حریت پسندوں نے بھارتی طیارہ اغوا کرنے کا جو اقدام کیا ہے یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ کشمیری عوام بھارت کے ظلم اور تشدد سے تنگ آ چکے ہیں۔

ترجمان نے مزید کہا کہ پاکستان کی حکومت طیارے کے اغوا کے متعلق بین الاقوامی معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ سیاسی پناہ کی درخواست کرنے والوں کو سیاسی پناہ دے دی جاتی ہے۔ اور طیارے اور مسافروں کو حفاظت کے ساتھ واپس کر دیا جاتا ہے۔

حریت پسندوں کے مطالبات تسلیم کرنے سے انکار

نئی دہلی ۲ر فروری۔ بھارت کی حکومت نے انڈین ایئر لائنز کا فوکر فرینڈشپ طیارہ اغوا کرنے والے کشمیری حریت پسندوں کے دونوں مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ دونوں کشمیری نوجوانوں اور اغوا شدہ طیارے کو فوراً بھارت کے حوالہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی پاکستان سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ بھی طیارے کے اغوا کی مذمت کرے۔ ورنہ اس کے نتائج سنگین ہوں گے۔

سرکاری اراضی بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی جائے گی

لاہور ۲ر فروری۔ پنجاب ریونیو کے ایک رکن مسٹر ایم مسعود نے اعلان کیا ہے کہ سرگودھا، ساہیوال، اور لاہور کے کالونی ایریا میں سوا دو لاکھ ایکڑ زیر کاشت سرکاری اراضی بے مالک کاشتکاروں میں ۱۰ سال کے طویل المیعاد پٹہ پر تقسیم کر دی جائے گی۔ الاٹمنٹ کا کام یکم جولائی تک مکمل ہو جائے گا انہوں نے کہا کہ یہ اراضی پہلے ایک سالہ پٹہ پر کاشتکاروں کو دی گئی ہے اور نئی سکیم کے مطابق مستحق قابض مزارعین کو ترجیح دی جائے گی انہوں نے ہدایت کی کہ قابض مزارعین اپنا قبضہ نہ چھوڑیں۔

کراچی میں فولاد سازی کے کارخانہ کا قیام

کراچی ۲ر فروری۔ کراچی میں فولاد سازی کے مجوزہ کارخانہ کی تعمیر کے سلسلہ میں مختلف پہلوؤں پر بات چیت کرنے کی خاطر روسی ماہرین کا ایک وفد اس ماہ کے آخر میں کراچی آئے گا۔ سٹیل مل کارپوریشن کے ذرائع کے مطابق پاکستان اور روس میں فنی اور مالی امداد کے لئے ماسکو میں پچھلے ہفتے معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے اس لئے کارپوریشن پلانٹ کی فوری طور پر تعمیر کے لئے اقدامات کر رہی ہے اس معاہدہ کے پلانٹ کے لئے روسی مشینری خریدنے کی غرض سے روس ۱۸ کروڑ اسی لاکھ روبل کا قرضہ دے گا۔

راولپنڈی میں صنعتی اور زراعتی نمائش

راولپنڈی ۲ر فروری۔ راولپنڈی میں دو اپریل سے ایک صنعتی اور زراعتی نمائش منعقد ہو گی جس میں پاکستان ترکی اور ایران کے علاوہ بہت سی بین الاقوامی صنعتی اور زراعتی فرمیں اور ادارے اپنے سٹال لگائیں گے اس نمائش میں صنعتی اور زراعتی مشینیں اور دستکاریوں کے نمونے بھی رکھے جائیں گے۔

کلکتہ میں دو مخالف گروپوں میں تصادم

کلکتہ ۲ر فروری۔ ۳۱ر جنوری کو دو مخالف گروپوں کے تصادم میں ۷ افراد ہلاک ہو گئے مرنے والوں میں کمیونسٹ پارٹی کے دو حامی بھی شامل ہیں۔ پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ لوگوں نے ایک نوجوان کی گردن پر چاقو سے پے در پے وار کر کے اس کا حلق کاٹ دیا۔ ایک سکول ماسٹر اور ایک اور شخص کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا پچھلے سال جولائی کے بعد مغربی بنگال میں شروع ہونے والے خونریز واقعات میں مرنے والوں کی تعداد چار سو سے زیادہ ہو گئی ہے۔

سنسر شپ کی پابندی ہٹا دی جائے گی

بغداد ۲ر فروری۔ عراق میں غیر ملکی اخباری نمائندوں کی طرف سے بھیجی جانے والی خبروں اور مراسلوں پر سے سنسر شپ ہٹا دی جائے گی اس فیصلہ کا اعلان وزیر اطلاعات نے کیا۔

ریما آرٹ پریس ۴۵ چیمبرلین روڈ لاہور

نئی آفسٹ مشینری سے آراستہ پریس۔ دیدہ زیب چھپائی کے علاوہ اعلےٰ معیار کی پلیٹ میکنگ، نیگیٹو پوزیٹو اور گریننگ کا کام کیا جاتا ہے

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی کا بایاں گھٹنا اتر گیا ہے۔ نیز میری دو بچیاں بعارضہ بخار و خسرہ بیمار ہیں۔

احباب کرام سے ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد سیدگا نائب الفضل ربوہ)

مشورہ

عید سے پہلے گھر میں

تریاق حکیمانی

ایک شیشی منگوا رکھیں

قیمت ایک روپیہ۔ دو روپیہ۔ چھ روپیہ

المنار دواخانہ ربوہ

ضرورت ہے

نصرت گرلز سکول ربوہ کے لئے ایک مددگار کارکن کی فوری ضرورت ہے فی الحال تنخواہ ۸۵-۱-۶۵ ہو گی۔

ضرورت مند اپنے جماعت کے صدر یا امیر کی سفارش کے ساتھ درخواستیں بنام منیجر صاحب نصرت گرلز سکول ۱۵/۲ تک بھجوا دیں۔ ۳۰ سال سے زائد عمر کے دوست درخواست دیں لیکن ان کی عمر ۵۰ سال سے زائد نہ ہو۔ (منیجر)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار سکنہ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال ضلع لائلپور کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ (۱) مظہر الحق ۲ مسعود احمد ۳ داؤد احمد پسران ۴۔ کلثوم بیگم۔ مقبول بیگم۔ دختران ۶۔ رشیدہ بیگم بیوہ چوہدری غلام نبی صاحب مرحوم ۷۔ رسول بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری ظفر الحق صاحب پسر چوہدری غلام نبی صاحب مرحوم ۸۔ عبد الماجد ۹۔ عبد العابد کہ ہم چوہدری غلام نبی صاحب کے حقیقی وارثان ہیں۔ چوہدری صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام قطعہ ۲/۵ رقبہ دس مرلے اراضی الاٹ ہے۔ مذکورہ اراضی ہم وارثان نے مسماۃ رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری عبد اللطیف صاحب کے پاس مبلغ -/۲۵۰۰ روپے میں فروخت کر دی ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ اب محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ ہمیں کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے (ناظم دار القضاء ربوہ)

وقف جدید کے بقایاجات کی فہرستیں بھیجی جا رہی ہیں

وقف جدید کے بقایاجات کی فہرستیں جماعتوں کے عہدیدار اصحاب کو بھیجی جا رہی ہیں۔ از راہ کرم امراء اور سیکرٹری صاحب مال۔ جلد از جلد یہ بقایاجات وصول کر کے وقف جدید کے حساب میں جمع کروائیں۔

رقوم بھیجتے وقت دفتر ہذا کو وضاحت سے اطلاع دیں کہ آیا یہ رقوم گذشتہ سال کا وصول شدہ بقایا ہے یا نئے سال کا چندہ۔

ناظم مال

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج کا

بارہواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا

ٹورنامنٹ کا افتتاح گذشتہ سال کی چیمپئن ٹیم پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کپتان مسعود عالم نے کیا

ملک کی نامور ۲۳ ٹیموں کی شرکت۔ پہلے روز ۱۶ میچ کھیلے گئے

ربوہ ۳ر فروری۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا بارہواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کل ۲ر فروری ۷۱ء کو صبح ساڑھے نو بجے اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح پہلے سے قائم شدہ مستحسن روایت کے مطابق گیارہویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کی چیمپئن ٹیم ریلوے کے کپتان مسعود عالم نے کیا۔

پہلے روز نمازوں اور کھانے وغیرہ کے وقفوں کے علاوہ دس بجے صبح سے رات دس بجے تک ۱۶ میچ کھیلے گئے۔ ٹورنامنٹ میں امسال ۲۳ ٹیمیں شریک ہو رہی ہیں۔ کلب سیکشن ۱۰ کالج سیکشن ۵ سکول سیکشن ۲ اور بڈی ۶۔ ٹورنامنٹ تین روز تک جاری رہے گا۔

ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب کا آغاز کالج کے باسکٹ بال کورٹس پر جنہیں بڑے اہتمام سے آراستہ کیا گیا ہے صبح ۹ بجے ہوا۔ ٹیموں کے مقررہ جگہوں پر کھڑے ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کالج کے طالب علم حافظ رشید احمد نے کی اس کے بعد ٹورنامنٹ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم محمد احمد انور کی درخواست پر گزشتہ ٹورنامنٹ کی چیمپئن ٹیم کے کپتان جناب مسعود عالم نے پاکستان کا قومی و کالج کا پرچم لہرایا پاکستان کا قومی پرچم لہراتے ہی قومی ترانہ پڑھا گیا جس کے دوران جملہ حاضرین احتراماً کھڑے رہے۔ بعدہ مسعود عالم نے ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کیا۔

افتتاحی تقریب کے معاً بعد کالج کے دونوں کورٹس پر میچوں کے سلسلہ کا آغاز ہوا۔ کل ۱۶ میچ کھیلے گئے۔ کلب سیکشن ۱۰ کالج سیکشن ۴ علاوہ ازیں بڈی سیکشن میں دو بہت دلچسپ میچ ہوئے۔

پہلے روز کے میچوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کلب سیکشن

فرنٹیئر کور	۶۱	بالمقابل	زرعی یونیورسٹی لائل پور	۴۰
ریلوے	۱۱۰	"	رائل کلب ربوہ	۴۲
برادرز کلب لاہور	۵۹	"	ینگ کلب ربوہ	۳۱
پنجاب رینجرز	۵۷	"	فرقان کلب	۳۹
فرنٹیئر کور	۷۹	"	رائل کلب ربوہ	۳۰
پاکستان ریلوے	۱۰۷	"	فرینڈز کلب ربوہ	۵۹
پنجاب رینجرز	۶۰	"	ینگ کلب ربوہ	۲۴
برادرز کلب لاہور	۸۷	"	ڈان کلب ربوہ	۴۸
زرعی یونیورسٹی لائلپور	۴۴	"	فرینڈز کلب ربوہ	۴۰
فرقان کلب ربوہ	۴۴	"	ڈان کلب ربوہ	۳۸

کالج سیکشن

تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۱۱۱	"	اسلامیہ کالج لائل پور	۴۷
میونسپل کالج لائلپور	۴۶	"	گورنمنٹ کالج لائلپور	۴۱
تعلیم الاسلام سکول ربوہ	۷۲	"	گورنمنٹ کالج لائلپور	۳۴
تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۷۴	"	گورنمنٹ کالج جھنگ	۲۸

بڈی سیکشن

فضل عمر بڈی	۱۳	بالمقابل	رائل بڈی	۱۰
فرینڈز بڈی	۲۰	"	ینگ بڈی	۱۲

عرفان احمد
رکن اشاعت ٹورنامنٹ کمیٹی

خوش قسمت کون؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ ...... صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو

پس خوش قسمت وہ شخص ہے

کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔

پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم)

(ناظر بیت المال آمد)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی۔

(۱) احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ ایجنڈا کمیٹی کیلئے ۲۰ر فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔

(۲)- امراء اضلاع اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ر فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ضروری اعلان

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی اطلاع کے مطابق ربوہ کے اکثر مالکان خالی پلاٹس و مکانات کے ذمہ تخمیناتی ٹیکس عرصہ سے بقایا چلا آ رہا ہے۔ ان بقایا جات کی وجہ سے ٹاؤن کمیٹی کی اکثر ترقیاتی سکیمیں التواء میں پڑی ہوئی ہیں۔ ایسے بقایا داران کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنے بقایا جات ۳۰ر جون ۱۹۷۱ء تک ادا نہ کئے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست دعا۔ عاجز تین چار یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے آج بخار زیادہ ہو گیا ہے اور کھانسی کی تکلیف بھی شروع ہو گئی ہے احباب سے صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے (بشیر احمد سنگ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)